REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹ ۔ تار کا پتہ:۔ الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

یوم یکشنبہ

روزنامہ

الفضل ربوہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۲۰ محرم ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۲۴ احسان ۱۳۴۱ ہش ۔ ۲۴ جون ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۱۴۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۳ جون ½۸ بجے صبح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ لیکن گرمی کی وجہ سے کچھ ضعف ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے

آمین اللّٰھم آمین

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۳ جون ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو گردے کی تکلیف کسی قدر کم ہے۔ مگر ٹانگ کی تکلیف بدستور ہے رات بے چینی میں گزری

احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۲۳ جون ۔ محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کل صبح بائیں ٹانگ میں کمزوری آجانے کی وجہ سے گر پڑے۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ ہیٹ سٹروک کے حملہ کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔ اب حالت نسبتاً بہتر ہے مگر بائیں ٹانگ کی کمزوری کی وجہ سے ابھی کروٹ نہیں بدل سکتے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم شاہ صاحب کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالیٰ کی راہ میں جو مشکلات و مصائب آئیں ان سے ہرگز نہ گھبراؤ اور قدم آگے ہی بڑھاؤ

یہی وہ طریق ہے جس سے سچی معرفت اور حقیقی راحت حاصل ہوتی ہے

"وہ امور جن پر سچی معرفت کی بنا ہے یہ ہیں کہ انسان خدا تعالیٰ کی راہ میں اگر بار بار آزمایا جائے اور مصائب اور مشکلات کے دریا میں ڈالا جائے۔ تب بھی ہرگز نہ گھبرائے اور قدم آگے ہی بڑھائے۔ اس کے بعد اس کی معرفت کا انکشاف ہوتا ہے اور یہی سچی نعمت حقیقی راحت ہوتی ہے اس وقت دل میں رقت پیدا ہوتی ہے مگر یہ رقت عارضی نہیں ہوتی بلکہ سرور اور لذت سے بھری ہوئی ہوتی ہے۔ روح پانی کے ایک مصفّٰی چشمہ کی طرح خدا تعالیٰ کی طرف بہتی ہے مدعا یہ ہے کہ سمندر سے پہلے ایک سراب آتا ہے اور وہ بھی سمندر ہی نظر آتا ہے۔ جو سراب کو دھوکہ سمجھ کر آگے چلنے سے رہ جاتا اور مایوس ہو کر بیٹھ جاتا ہے وہ ناکام اور نامراد رہتا ہے۔ لیکن جو ہمت نہیں ہارتا اور قدم آگے بڑھاتا ہے وہ منزل مقصود پر پہونچ جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے مختلف کیفیتیں انسانی روح کے اندر رکھی ہوئی ہیں ان میں سے ایک رقت کی بھی ایک کیفیت ہے۔ کوئی فقط شعر خوانی یا خوش الحانی سے متاثر ہو جاتا ہے کوئی آگے چلتا ہے اور ان پر قانع نہ ہو کر صبر کے ساتھ اصل مرحلہ تک پہنچتا ہے۔ یہ یاد رکھو کہ سچائی کے طالب کے واسطے یہ شرط ہے کہ جہاں سے اسے سچائی ملے لے لے۔ یہ ایک نور ہے جو اس کی راہبری کرتا ہے"۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۴۰ و ۲۴۱)

ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں منعقد ہونے والی تربیتی کلاس کا التوا

ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں خدام الاحمدیہ کی طرف سے ۲۲-۲۳-۲۴ جون کو جو تربیتی کلاس منعقد ہو رہی تھی۔ وہ ایک ہفتہ کے لئے ملتوی کر دی گئی ہے۔ اب یہ کلاس ۲۹-۳۰ جون اور یکم جولائی ۱۹۶۲ء کو ڈسکہ میں ہی اپنے سابقہ پروگرام کے مطابق ہوگی۔

معتمد خدام الاحمدیہ لاہور ڈویژن

احمدی بچوں کو تعلیمی مشورہ دینے کیلئے مشاورتی کمیٹیاں بنائی جائیں

میٹرک کا نتیجہ نکلنے والا ہے۔ ایف۔اے۔ بی۔اے کے امتحانات ختم ہو چکے ہیں۔ یا ختم ہونے والے ہیں۔ ضرورت ہے کہ نتائج نکلنے پر شہروں میں جہاں اعلیٰ تعلیم کی سہولتیں موجود ہیں۔ احباب جماعت مقامی طور پر جملہ پاس ہونے والے طلباء کی صلاحیتوں کے مدنظر ان کو آئندہ تعلیم کے بارے میں مناسب مشورہ دیں۔

اعلیٰ تعلیم کے لئے صرف اور صرف ایسے بچوں کو جانا چاہیئے جو میٹرک میں بہت اچھے نکلیں باقی سب کو ان کے طبعی رجحانات کے مطابق فنی اور پیشہ ورانہ تعلیم حاصل کرنی چاہیئے۔ محض بی۔اے اور ایف۔اے کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ البتہ قدرتی صلاحیتوں کے مدنظر جو تعلیمی راستہ اختیار کیا جائے گا وہی مفید اور بابرکت ہوگا۔ متعلقہ پریذیڈنٹ و امراء صاحبان سے استدعا ہے کہ مہربانی کر کے مقامی طور پر موزوں احباب پر مشتمل مشاورتی کمیٹیاں بنا کر پاس ہونے والوں کو مشورہ سے مستفید فرمائیں۔ نیز ضروری کارروائی کے بعد نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔ تاکہ دفتر اس ضمن میں نگران بورڈ کو آگاہ کر سکے۔ امید ہے کہ پریذیڈنٹ و امراء صاحبان رپورٹوں کی صورت میں پورے تعاون سے کام لے کر شکریہ کا موقعہ دیں گے۔

(ناظر تعلیم)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ جون ۶۲ء

اللہ تعالیٰ کی شناخت کے ذرائع

اللہ تعالیٰ کی شناخت کا ایک ذریعہ تو انبیاء علیہم السلام کا وجود ہے جس سے تجلیات کا ظہور ہوتا ہے دوسرا ذریعہ جس سے اللہ تعالیٰ کے وجود پر الیقین پیدا ہوتا ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی راہ میں جدوجہد کرنے کے قابل ہوتا ہے "دعا" ہے دعاؤں کی قبولیت بھی اللہ تعالیٰ کی شناخت کا ایک نہایت اعلیٰ ذریعہ ہے تاہم ہمارے زمانہ میں مادہ پرستی کے پراپیگنڈہ کی وجہ سے اکثر دانا لوگ دعا کی تاثیر سے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دعا کی وجہ سے اپنے قانون قدرت کو تبدیل نہیں کرتا یا نہیں کر سکتا۔ ان لوگوں کے زعم میں خدا تعالیٰ حقیقی معنوں میں قادر مطلق نہیں اور نہ "فعال لما یرید" ہے چنانچہ آجکل کے زمانے کے لوگوں کے متعلق شاہ اسمٰعیل اپنی تصنیف صراط مستقیم میں جو سید حضرت سید احمد بریلوی کے اشارات پر مشتمل ہے فرماتے ہیں کہ

"ان چند کلمات میں جو حضرت سید صاحب کے معاملات کے اجمالی اشارات پر مشتمل ہیں بڑے بڑے فائدے ہیں اور بڑی منفعتیں ہیں منجملہ ان فوائد کے ایک فائدہ تو وہ ہے جو شروع میں مرقوم ہو چکا ہے اور منجملہ ان کے ہے تحدیث بنعمۃ اللہ یعنی نعمت الٰہی کا اظہار، کہ امر واما بنعمۃ ربک فحدث کی تعمیل اس میں متصور ہو سکتی ہے اور منجملہ ان فوائد کے غافلین کا بیدار کرنا ہے کہ جو شخص حق جل وعلا کا طالب ہو اور حضرت حق سبحانہٗ کی طلب صادق اس کے دل سے پیدا ہوتی ہو اس کو اپنی مطلب یابی کی طرف ہدایت ہو جاتی ہے اور منجملہ ان کے اس زمانہ کے جاہلوں کو تنبیہ کرنا ہے کہ انہوں نے ولایت ربانی کو ممتنعات عقلیہ سے شمار کر کے اوائل امت پر اسے منحصر سمجھ کر انقطاع نبوت کی طرح ولایت کے انقطاع کے قائل ہو گئے ہیں!!"

(صراط مستقیم اردو ترجمہ)

یہ اقتباس ان لوگوں کے لئے جو فرائڈ اور ژُنگ وغیرہ مغربی ماہرین نفسیات کے مادہ پرستانہ خیالات سے متاثر ہیں اور جو سمجھتے ہیں کہ جس کو مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ سمجھا جاتا ہے محض لاشعور کی کارستانی ہے غور کرنے کے لئے کافی ہے اور جن کی حالت میں محض اس لئے کہ گندے جوہر دل میں بھی پانی پایا جاتا ہے آب مصفا ہی دنیا سے نایاب ہو چکا ہے ان "مخاطبہ ومکالمہ الٰہیہ" سے انکار کر دینے والوں کے لئے اس میں واضح نصیحت ہے،

ہمیں حیرانی ہے کہ مغالطہ خوردہ لوگوں کی مثالیں لیکر حقیقی مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ سے کس طرح ایک مسلمان انکار کر سکتا ہے جب کہ قرآن کریم میں بیسیوں دفعہ صاف صاف لفظوں میں اس کی تائید ملتی ہے الغرض دعا بھی اللہ تعالیٰ کی شناخت اور اس کے وجود پر محکم الیقین پیدا کرنے کا ذریعہ ہے اور اہل اللہ لوگوں نے اس کو خود تجربہ سے ثابت کیا ہے حقیقت یہ ہے کہ ان مادہ پرستوں نے بزعم خود نہ صرف آسمانی برکات کا دروازہ ہمیشہ تک کے لئے بند کر دیا ہے بلکہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نبوت کے فیوض سے بھی منکر ہو گئے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ اب مغربی فلاسفہ کی تقلید میں "نبوت" کی حقیقت سے انکار کر دیا جاتا ہے اور اس کی نفسیاتی توجیہات کر کے عالم روحانی کو مادیات کی بھینٹ چڑھا دیا ہے جس سے اخلاق کی چولیں ڈھیلی ہو گئیں ہیں اور انسان جرائم کے ارتکاب میں بے باک ہو گیا ہے ذیل میں ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات اس تعلق میں نقل کرتے ہیں:-

"اسی طرح ایاک نستعین میں ان لوگوں کا رد ہے جو دعا اور اس کی قبولیت کے منکر ہیں اور اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم میں آج کل کے مولویوں کا رد ہے جو یہ مانتے ہیں کہ سب روحانی فیوض اور برکات ختم ہو گئے ہیں اور کسی کی محنت اور مجاہدہ کوئی مفید نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا اور ان برکات اور ثمرات سے حصہ نہیں ملتا جو پہلے منعم علیہ گروہ کو ملتا ہے

یہ لوگ قرآن شریف کے فیوض کو اب گویا بے اثر مانتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تاثیرات قدسی کے قائل نہیں کیونکہ اگر اب ایک بھی آدمی اس قسم کا نہیں ہو سکتا جو منعم علیہ گروہ کے رنگ میں رنگین ہو سکے تو پھر اس دعا کے مانگنے سے فائدہ کیا ہوا۔ مگر نہیں۔ یہ ان لوگوں کی غلطی اور سخت غلطی ہے جو الیقین کر بیٹھے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فیوض اور برکات کا دروازہ اب بھی اسی طرح کھلا ہے لیکن وہ سارے فیوض اور برکات محض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے ملتے ہیں اور اگر کوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

. . . . . .

. . . کی اتباع کے بغیر یہ دعوے کرے کہ وہ روحانی برکات اور سماوی انوار سے حصہ پاتا ہے تو ایسا شخص جھوٹا اور کذاب ہے۔

سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی چند عبارتیں ایسی تھیں جو قرآن کے رنگ کی تھیں۔ مولوی عبدالحی صاحب جنہوں نے اتباع سنت کیا ہے اور مجھے ان سے بہت محبت ہے ان کا مذہب توحید کا تھا وہ بدعات اور محدثات سے جدا رہتے تھے وہ ان عبارتوں کے متعلق کہتے ہیں کہ اگر یہ قرآن کے موافق ہیں تو اس کا کیا جواب دیں؟ تو فرماتے ہیں کہ ولیوں کے کرامات اور خوارق انبیاء علیہم السلام کے معجزات ہی کی طرح ہوتے ہیں اس لئے یہ قرآن ہی کا معجزہ ہے اصل یہی ہے کہ کامل اتباع سنت کے بعد جو خوارق ملتے ہیں وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے خوارق ہیں اور اگر اب ان خوارق اور معجزات کا دروازہ بند ہو گیا ہے تو پھر معاذ اللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی بھاری ہتک ہو گی۔

یہ جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا انا اعطینٰک الکوثر۔ یہ اس وقت کی بات ہے کہ ایک کافر نے کہا کہ آپ کی اولاد نہیں ہے معلوم نہیں اس نے ابتر کا لفظ بولا تھا جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان شانئک ھو الابتر تیرا دشمن ہی بے اولاد رہیگا روحانی طور پر جو لوگ آئیں گے وہ آپؐ ہی کی اولاد سمجھے جائیں گے اور وہ آپؐ کے علوم وبرکات کے وارث ہونگے اور اس سے حصہ پائیں گے اس آیت کو ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کے ساتھ ملا کر پڑھو تو حقیقت معلوم ہو جاتی ہے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی اولاد بھی نہیں تھی تو پھر معاذ اللہ آپ ابتر ٹھہرتے ہیں جو آپ کے اعداء کے لئے ہے۔ اور انا اعطینٰک الکوثر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کو روحانی اولاد کثیر دی گئی ہے پس اگر ہم یہ اعتقاد نہ رکھیں گے کہ کثرت کے ساتھ آپؐ کی روحانی اولاد ہوئی ہے تو اس پیشگوئی کے بھی منکر ٹھہریں گے۔

اس لئے ہر حالت میں ایک سچے مسلمان کو یہ ماننا پڑے گا اور ماننا چاہیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تاثیرات قدسی ابدالآباد کے لئے ویسی ہی ہیں جیسی تیرہ سو برس پہلے تھیں چنانچہ ان تاثیرات کے ثبوت کے لئے ہی خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور اب وہی آیات وبرکات ظاہر ہو رہے ہیں جو اس وقت ہو رہے تھے۔

سچی بات یہی ہے کہ اگر اھدنا الصراط المستقیم نہ ہوتا تو سالک جو اپنے نفس کی تکمیل چاہتے ہیں مر ہی جاتے لاہور میں ایک مولوی عبدالحکیم صاحب سے مباحثہ ہوا تھا تو ہم نے اس کو یہی پیش کیا کہ تم خدا تعالیٰ کے مکالمات سے کیوں ناراض ہوتے ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی محدث تھے تو اس نے صاف طور پر انکار کیا اور کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرضی طور پر کہا تھا حضرت عمر بھی محدث نہ تھے یہ محال ہے کہ آئندہ کسی کو الہام ہو۔ ان کو اس پر بالکل ایمان نہیں ہے وہ مکالمات کے دروازے ہمیشہ کے لئے بند کئے بیٹھے ہیں اور خدا تعالیٰ کو انھوں نے "گونگا خدا" مان لیا ہے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ قرآن شریف میں جو یہ آیا ہے "لھم البشریٰ فی الحیٰوۃ الدنیا" اس کا ان کے نزدیک کیا مطلب ہے اور جب ملائکہ ایسے مومنوں پر نازل ہوتے ہیں اور ان کو بشارتیں دیتے ہیں تو وہ بشارتیں کس کی طرف سے دیتے ہیں اس اعتقاد پر پھر قرآن شریف کا ان کو انکار کرنا پڑے گا کیونکہ سارا قرآن شریف اس بات سے بھرا پڑا ہے کہ خدا تعالیٰ کے مکالمہ کا شرف عطا ہوتا ہے اگر یہ شرف ہی کسی کو نہیں ملتا تو پھر قرآن شریف کی تاثیرات کا ثبوت کہاں سے ہو گا اگر آفتاب دھندلا اور تاریک ہے تو اس کی روشنی پر کوئی کیا فرق کر سکے گا اور کیا یہ کہہ کر فخر کریگا کہ اس میں روشنی نہیں بلکہ تاریکی ہے"۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم صفحہ ۱۵۵ تا ۱۵۶)

ولادت باسعادت

یہ خبر بڑی مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ مورخہ ۱۷ اور ۱۸ جون ۶۲ء کی درمیانی شب کو ایک بجے برادرم مکرم شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی مرحوم کے ہاں فرزند تولد ہوا ہے نومولود محترم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی رام گلی ۳ لاہور کا پوتا ہے، اللہ تعالیٰ نے گویا انہیں اپنے مرحوم فرزند کا نعم البدل عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

نومولود کا نام احمد طاہر تجویز ہوا ہے (نومولود کے والد مرحوم کا پورا نام محمد احمد طاہر تھا) بزرگان سلسلہ واحباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو ہر لحاظ سے اپنے مرحوم باپ کا بہترین جانشین اور دینی دنیوی برکات کا وارث بنائے اس کی نیک نسل قائم رکھے اور اسے صحت وعافیت کے ساتھ لمبی باقبال زندگی عطا فرمائے۔

چند سوالات اور ان کے جواب

الفضل میں دینی اور علمی سوال وجواب کا سلسلہ شروع کرنے کا جو اعلان کیا گیا تھا اس کے نتیجہ میں متعدد اصحاب نے سوالات ارسال فرمائے ہیں۔ یہ جواب محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے تحریر فرمائے ہیں جو افادہ احباب کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ (ادارہ)

سوال

لفظ خاتم (احزاب ع ۳) گرامر کی رو سے کیا ہے۔ احمدیہ پاکٹ بک میں اسے اسم آلہ لکھا ہے۔ یہ اسم آلہ کے کس وزن پہ آیا ہے۔

نیز یہ لفظ باب مفاعلہ کی ماضی معروف کے وزن پر آتا ہے۔ اگر یہ درست ہے تو اس سے طرز استدلال پر روشنی ڈالی جائے۔

جواب

اس سوال کے دو حصے ہیں۔ ایک لفظ خاتم کی بناوٹ کے متعلق اور دوسرا اس کی ترکیب کے متعلق پہلے حصہ کے جواب میں واضح ہو کہ لفظ خاتم اسم آلہ نہیں بلکہ آلہ کا اسم ہے۔ جیسے بطور تسامح بعض اوقات اسم آلہ بھی کہہ دیتے ہیں آلہ کے لئے ضروری نہیں کہ وہ مقررہ اوزان پر ہو۔ صرف اسم آلہ مقررہ اوزان پر آتا ہے۔ عربی زبان میں سیف وسنان اور قلم وغیرہ آلہ ہیں جن کا اسم سیف، سنان اور قلم ہے۔ اسی طرح لفظ خاتم خَتْمٌ سے آلہ ہے اور معنے اس کے ہیں لما یُخْتَمُ بہ چنانچہ تفسیر روح المعانی میں لکھا ہے۔

الخاتم اٰلةٌ لما یختم بہ کالطابع لما یطبع بہ (تفسیر روح المعانی زیر تفسیر آیت خاتم النبیین)

یعنی خاتم اس چیز کے لئے آلہ ہے جس پر مہر لگائی جائے جیسے لفظ "طابَع" ب کی زبر سے اس چیز کے لئے آلہ ہے، جسے طبع کیا جائے۔

تاج العروس میں جو لغت عربی میں نہایت مستند کتاب ہے لکھا ہے۔

والخاتم بفتح التاء (ما یوضع علی الطینة) وھو اسم مثل العالم

یعنی خاتَم تا کی زبر کے ساتھ وہ چیز ہے جسے مٹی کے اوپر لگایا جائے (پہلے زمانوں میں مہر گیلی مٹی پر لگائی جاتی تھی) یہ اسم ہے مثل عالَم کے گویا جس طرح عِلْمٌ سے عالَم آلہ ہے اسی طرح خَتْمٌ سے خاتَمٌ آلہ ہے۔ یعنی مہر اور خاتم اس آلہ کا اسم (نام) ہے۔ پس یہ غلط فہمی دور ہو جانی چاہیئے۔ کہ خاتَمٌ اسم آلہ ہے۔ یہ اسم آلہ نہیں بلکہ اسمٌ لِلآلہ ہے اور اس کے معنے انگوٹھی کے نقش کی طرح تاثیر کا آلہ یعنی مؤثر وجود ہوتے ہیں۔ چنانچہ مفردات راغب میں جو قرآن کریم کی سب سے زیادہ مستند لغت ہے لکھا ہے۔

الختم والطبع یقال علیٰ وجھین مصدر ختمت وطبعت وھو تاثیر الشیٔ کنقش الخاتم والطابع والثانی الاثر الحاصل من النقش ویتجوز بذالک تارةً فی الاستیثاق من الشیٔ والمنع منه اعتباراً بما یحصل من المنع بالختم علی الکتب والابواب نحو ختم اللہ علیٰ قلوبھم وختم علیٰ سمعه وقلبه تارةً فی تحصیل اثرٍ عن شیٔ اعتباراً بالنقش الحاصل وتارة یعتبر منه بلوغ الاٰخر منه قیل ختمت القراٰن ای انتھیت الی اٰخرہ (مفردات راغب زیر لفظ ختم)

ترجمہ: ختم اور طبع کی دو صورتیں ہیں صورت اول یہ ہے کہ یہ ختمت اور طبعت کا مصدر ہیں۔ اور ان دونوں لفظوں کے معنی تاثیر الشیٔ (دوسری شی میں اپنے اثرات پیدا کرنا) ہیں۔ جیسا کہ خاتم (مہر) کا نقش (دوسری شے میں اپنے نقش اور اثرات پیدا کرتا ہے) اور دوسری صورت (جو مجازی معنی ہیں اور پہلی صورت کی ظلی صورت ہے) اس نقش کی تاثیر کا اثر حاصل ہے۔ اور یہ لفظ مجازاً کبھی تو ختم علی الکتب والابواب کے لحاظ سے شیٔ کو مضبوطی سے بند کرنے اور روک کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے جیسے ختم اللہ علیٰ قلوبھم و ختم علیٰ سمعه میں استعمال ہوا ہے اور کبھی اس کے مجازی معنے نقش حاصل کے لحاظ سے کسی شئے کا دوسری شے سے تحصیل اثر ہوتے ہیں اور کبھی اس کے مجازی معنی آخر کو پہنچنا ہوتے ہیں اور انہی معنوں میں ختمت القراٰن کہا گیا ہے کہ میں تلاوت میں اس کے آخر تک پہنچ گیا۔

امام راغب کے اس بیان سے ظاہر ہے کہ لفظ ختم کے حقیقی اور لغوی معنی تاثیر شیٔ ہیں اور باقی سب معنی خواہ اثر حاصل ہوں خواہ تحصیل اثر عن شیٔ خواہ بند کرنا اور آخر کو پہنچنا ہو سب مجازی معنی ہیں۔

عربی لغت کی مستند کتاب تاج العروس میں زیر لفظ ختم لکھا ہے۔

ومن المجاز ختم (علیٰ قلبه) اذا (جعله لا یفھم شیئاً) کانه طبع ومنه قوله تعالیٰ ختم اللہ علیٰ قلوبھم وھو کقوله طبع اللہ علیٰ قلوبھم فلا یعقل ولا تعی شیئاً۔

یعنی ختم علی القلب (دل پر مہر لگانا) مجازی معنے ہیں۔ جبکہ اسے ایسا بنا دیا جائے کہ کچھ نہ سمجھے اور اس سے کچھ نہ نکلے۔ گویا کہ اس پر مہر لگائی گئی اور خدا کا قول ختم اللہ علیٰ قلوبھم طبع اللہ علیٰ قلوبھم کی طرح ہے کہ وہ کچھ نہیں سمجھتا، اور نہ کسی چیز کو اپنے دل میں محفوظ رکھتا ہے

واضح ہو لغوی حقیقی معنے وہاں ترک کئے جاتے ہیں اور ان کی جگہ مجازی معنی اختیار کئے جاتے ہیں۔ جہاں کسی لفظ کا حقیقی معنوں میں لینا محال ہو۔ خاتم النبیین کا استعمال اپنے حقیقی معنی میں نبیوں کے لئے مؤثر وجود یا نبی تراش محال نہیں بلکہ ضروری ہے۔ چنانچہ مولانا محمد قاسم نانوتوی فرماتے ہیں۔

جیسے خاتَم بفتح تا کا اثر اور نقش مختوم علیہ پر ہوتا ہے ایسا ہی موصوف بالذات کا اثر موصوف بالعرض میں ہوتا ہے۔ (تحذیر الناس ص۱۰)

پھر لکھتے ہیں:۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم موصوف بوصف نبوت بالذات، ہیں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض ہیں اوروں کی نبوت آپ کا فیض ہے۔ مگر آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں" (تحذیر الناس ص۳)

انہی معنی کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ فرماتے ہیں۔

"بالفرض اگر بعد زمانہ نبوی (صلے اللہ علیہ وسلم) بھی اگر کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہیں آئے گا" (تحذیر الناس ص۲۸)

پس خاتم النبیین کے حقیقی مصدری معنی "نبیوں کے ظہور میں مؤثر وجود" کے ہیں۔ آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک جس قدر نبی آئے وہ سب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کا فیض اور اثر ہیں۔ اور یہ سب مستقل انبیاء ہیں یعنی ابھی آپ کی شریعت نہیں آئی تھی۔ کہ اس کی پیروی کے بعد نبی بنتے۔ لیکن خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے اس دنیا میں ظہور پر چونکہ آپ کے ساتھ کامل شریعت نازل ہوئی۔ اس لئے آپ سے فیض نبوت پانے کے لئے اب آپ کی

قوموں کی اصلاح

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"۔

الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی نوجوانوں کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ نوجوانوں کو اس کے مطالعہ کی عادت ڈالئے اور قوموں کی اصلاح کا سامان کیجئے۔

(مینیجر الفضل)

شریعت کی پیروی کا واسطہ شرط قرار دیدیا گیا لہذا اب آپ کی امت سے باہر کوئی نبی نہیں آسکتا اور امت میں جو بھی آئے گا وہ آپ کے فیض سے مستفیض اور آپ کا ظل ہو کر نبوت پائے گا نہ کہ آپ کی پیروی کے واسطہ کے بغیر سورت نساء ع ۹ کی آیت

ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصلحین۔

اسی مضمون پر دال ہے کہ اب آپ کے فیض سے مستفیض ہونے کے لئے آپ کی پیروی کا واسطہ شرط ہے کوئی شخص نبی صدیق شہید بلکہ صالح بھی نہیں بن سکتا جب تک آپ کی پیروی نہ کرے۔

سوال کے دوسرے حصے کا جواب

سوال کے دوسرے حصے کا جواب یہ ہے لفظ خاتم باب مفاعلہ سے بصیغہ ماضی معروف عربی زبان میں میرے علم میں استعمال نہیں ہوتا باب مفاعلہ سے تمام ثلاثی مجرد نہیں آیا کرتے آیت میں رسول اللہ مرکب اضافی ہے اور خاتم النبیین بھی مرکب اضافی ہے جس کا عطف رسول اللہ پر ہے اگر یہ تکلف اختیار کیا جائے کہ خاتم کو باب مفاعلہ سے ماضی سمجھا جائے اور اس صورت میں جمع کا جمع پر عطف قرار دیا جائے تو معنی ایسے بن جاتے ہیں جن میں معاذ اللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک شان پائی جائے وجہ اسکی یہ ہے کہ باب مفاعلہ کا فعل جانبین سے ہوتا ہے جیسے مقاتلہ سے قاتل زیدٌ عمرًا کے یہ معنی ہیں کہ زید نے عمر سے لڑائی کی اور عمر نے زید سے۔ اسی طرح مناظرہ سے ناظر بکرٌ خالدًا کے یہ معنے ہوں گے کہ بکر نے خالد اور خالد نے بکر سے بحث کی اس صورت میں خاتم فعل ماضی مخاتمت سے سمجھی جائے تو خاتم النبیین کے معنی یہ ہوں گے کہ آنحضرتؐ نبیوں کے خاتم ہیں اور نبی آپ کے خاتم ہیں خاتم کے معنے چونکہ مہر ہیں اس لحاظ سے معنے یہ ہوں گے کہ آنحضرتؐ نے نبیوں پر مہر لگائی اور نبیوں نے آپ پر مہر لگائی۔ جیسی مہر آپ نے لگائی اور اگر کوئی اس کے مجازی معنی ختم کیا لے تو معنی یہ بن جائیں گے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نبیوں کو ختم کیا اور نبیوں نے آپ کو ختم کر دیا جس طرح انھوں نے نبیوں کو ختم کیا۔ اور ختم کے حقیقی معنی "تاثیر شی" کے لحاظ سے خاتم فعل ماضی کے معنے ہوں گے کہ آنحضرتؐ نے دوسرے نبیوں کو اپنی تاثیر سے مقام نبوت پر پہنچایا اور دوسرے نبیوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی تاثیر سے مقام نبوت پر پہنچایا۔

پس آیت زیر بحث میں خاتم کو باب مفاعلہ سے لینے کا یہ نتیجہ ہے کہ آنحضرتؐ کا خاتم النبیین ہونا آپ کا ذاتی اور مخصوص وصف نہیں رہتا بلکہ اس صورت میں تمام انبیاء حقیقی طور پر اس وصف میں آپ کے شریک ہو جاتے ہیں آپ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ معنی ہرگز درست نہیں اور آنحضرتؐ کی بلند، بزرگ اور ارفع شان کے صریح منافی ہیں (قاضی نذیر احمد لائل پوری ۲۶-۶-۱۸)

ذکر حبیب

از مکرم مولوی محبب الرحمن صاحب

۱۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد مبارک میں شمالی دیوار کے ساتھ اس جگہ پر جو مسجد مبارک کی مغربی کھڑکی کے پاس ہے نماز پڑھا کرتے تھے یہ دریچہ دار الفکر میں کھلتا ہے جس کی چھت مسجد مبارک سے نیچی ہے اور اب بھی اسی حالت میں موجود ہے حضور اسی راستہ سے نمازوں میں تشریف لایا کرتے تھے

۲۔ خاکسار کو شوق تھا کہ نماز میں حضورؑ کے قریب کھڑا ہوں چنانچہ کئی بار حضور کے پہلو میں کھڑے ہونے کی سعادت نصیب ہوئی بلکہ جب حضور اندر چھوٹی کوٹھری میں جس میں امام کھڑا ہوتا تھا وہاں امام کے دائیں طرف کھڑے ہونے لگے تھے تو ہر نماز میں خاکسار کو حضور کے دائیں جانب نماز میں کھڑا ہونا نصیب ہو جاتا تھا اگرچہ جگہ کم تھی لیکن خاکسار کے دبلے پتلے جسم کی وجہ سے اور اسی وجہ سے کہ حضور کو تکلیف نہ ہو خاکسار بہت سکڑ کر نماز پڑھا کرتا تھا مگر مجھے ہر وقت ڈر رہتا کہ مجھے یہاں کھڑا ہونے سے روک نہ دیا جائے گو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اخلاق حسنہ سے تو امید نہ تھی لیکن حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو بہت تیز طبیعت کے تھے اور بہت رعب رکھتے تھے ان سے ڈر لگتا تھا کہ کہیں خاکسار کو روک نہ دیں لیکن انھوں نے بھی خاکسار کو کبھی منع نہیں فرمایا اور میری آرزو پوری ہوتی رہی فالحمد للہ یہ جگہ بھی اب مسجد مبارک میں شامل ہے لیکن ایک جالی دار دریچہ اسی حالت میں ہے

۳۔ پہلی بار میں قادیان اپنے والد حضرت میاں حبیب الرحمان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ گیا تھا والد صاحبؓ تین سو تیرہ صحابہ میں سے تھے آپ نے حضور کے دعوے سے قبل ہی مولوی رشید گنگوہی اور مولوی محمد بشیر بھوپالوی کی تحریک پر حضور سے خط و کتابت شروع کی تھی اور بیعت کے پہلے دن لدھیانہ میں بیعت کی تھی۔ صبح کے وقت خاکسار حضرت والد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ہمراہ اسی مقام پر جہاں اب بکڈپو کی دوکان ہے (دوسرے چند احمدی احباب کے ساتھ کھڑا تھا ہم سب لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انتظار میں تھے کہ حضور کے سیر کو جانے کے وقت مصاحبت کریں۔ حضور تشریف لائے اور آتے ہی حضرت والد صاحب سے دریافت کیا کہ آپ نے ناشتہ کیا ہے والد صاحب نے عرض کیا کہ مجھے عادت نہیں اس پر حضور واپس تشریف لے گئے اور خادم کے ہاتھ ایک بڑے (TRAY) میں ناشتہ کا سامان ساتھ لائے اور حکم دیا کہ ناشتہ کرو۔ خاکسار اور والد صاحب اس مکان میں جو پریس اور مطب حضرت حکیم نور الدین صاحبؓ کے اوپر ہے ٹھہرے ہوئے تھے وہاں چلے گئے والد صاحب تو تھوڑے تھوڑے چند گھونٹ چاء پی کر جلدی سے بکہ بھاگتے ہوئے نیچے اتر گئے اور خاکسار چاء پیتا رہا تھوڑی دیر بعد والد صاحب پھر بھاگتے ہوئے آئے اور کہا جلدی کرو حضور تمہارا انتظار فرما رہے ہیں میں دل میں بہت شرمندہ ہوا وہیں چاء بھی چھوڑ دی اور نیچے چلا گیا میرے جانے پر حضور سیر کے لئے روانہ ہوتے اور تھوڑی دور جا کر فرمایا تم تھک جاؤ گے تم شہر جاؤ چنانچہ خاکسار واپس آ گیا یہ واقعہ ۱۸۹۸ یا اس سے کچھ قبل کا ہے

۴۔ ۱۹۰۱ء میں خاکسار تعلیم الاسلام ہائی سکول کی چھٹی جماعت میں پڑھتا تھا ایک روز جمعہ کی نماز کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام واپس تشریف لے جا رہے تھے خاکسار حضور کے بالکل عقب میں چل رہا تھا جب حضور مسجد اقصےٰ کی سیڑھیوں سے اتر رہے تھے حضور کا لمبا کوٹ میرے پاؤں کے نیچے آ گیا تو حضور کھڑے ہو گئے اور اسی طرح کلام جاری رکھا دوسرے خدام جو حضور کے ہمراہ تھے جن میں حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ، حضرت حکیم فضل دین صاحب بھیروی حضرت مولوی شیر علی صاحب حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضوان اللہ تعالےٰ علیہم وغیرہ تھے سب کھڑے ہو گئے اتفاقاً میری نظر اپنے پیروں کی طرف گئی میں نے سخت نادم ہو کر جلدی سے اپنا پاؤں اٹھایا اور پاؤں اٹھاتے ہی حضور چل پڑے اور کسی قسم کا ذکر تک نہ کیا نہ خاکسار کی طرف مڑ کر دیکھا نہ اپنا کوٹ ہی کھینچا۔

۴۔ حضرت حافظ معین الدین صاحب جن کو "معنا" یا "حافظ معنا" کہا کرتے تھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خادموں میں سے تھے اور رات کو حضور کے پاؤں دبایا کرتے تھے باوجودیکہ وہ نابینا تھے لیکن ان کو وقت کی خوب پہچان تھی صبح کی اذان اول وقت یعنی صبح صادق کے نمودار ہوتے ہی دیا کرتے تھے رمضان شریف میں لوگ شور مچا دیتے کہ وہ قبل از وقت اذان دے دیتے ہیں ہم سحری کھانے سے رہ جاتے ہیں چنانچہ اس کی شکایت حضور کی خدمت میں بھی پیش ہوئی حضور نے فرمایا کہ جلدی جلدی سحری کھا لیا کرو حافظ صاحبؓ کو اذان دینے سے حضور نے منع نہیں فرمایا۔

۵۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایک دوست نے تیمم کے بارے میں دریافت کیا تو حضورؑ نے اپنے کوٹ کا ایک حصہ اٹھایا اور اس پر ہاتھ مار کر پہلے چہرہ مبارک پر مسح کیا اور دوسری بار ہاتھ مار کر کوٹ کے اوپر ہی کہنی تک دونوں ہاتھوں کا مسح فرمایا اور فرمایا کہ اس میں گرد ہوتی ہے لیکن حضورؑ کے ہاتھ مارنے پر میں نے گرد اڑتی ہوئی نہیں دیکھی دوسری بار بھی میں نے حضور کو اپنا دھسہ اٹھا کر اس پر دوبارہ ہاتھ مار کر مسح کرتے ہوئے دیکھا اور فرمایا کہ ایک بار بھی ہاتھ مار کر چہرہ اور ہاتھوں کا مسح جائز ہے اور فرمایا کہ کوٹ وغیرہ کو اتارنے کی ضرورت نہیں ہے اوپر ہی مسح کر سکتے ہیں۔

۶۔ ایک روز حضور نماز کے لئے تشریف لے جانے لگے تو ایک صاحب نے جرابوں پر مسح کے متعلق دریافت کیا تو حضور نے اپنے پیروں کی طرف اشارہ فرما کر فرمایا کہ میں تو ان جرابوں پر مسح کر لیتا ہوں حدیث شریف میں بھی جرابین آیا ہے چمڑے کی جرابوں کو خفین کہتے ہیں حضور نے جو جراب پہنی ہوئی تھی وہ براؤن رنگ کی سوتی جراب تھی ان دنوں چونکہ لدھیانہ میں کثرت سے جورابوں کی مشینیں تھیں اس لئے لدھیانہ کی جرابیں ہی مشہور تھیں حضور نے فرمایا کہ لدھیانہ کی جراب ہے میں اس پر مسح کر لیتا ہوں یہ حضور نے اس لئے فرمایا تھا کہ اس وقت علماء ان جرابوں پر مسح کرنے کے خلاف فتویٰ دیتے تھے مگر حضور نے یہ فیصلہ فرما دیا کہ ان جرابوں پر مسح جائز ہے۔

۷۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرض نمازوں کی مسنون سنتیں اپنی فرودگاہ پر بھی ادا فرماتے تھے کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ مسجد میں سنتیں ادا فرماتے تھے لیکن جمعہ کے فرضوں سے پہلی چار سنتیں حضور مسجد میں ہی ادا فرماتے تھے یہ میں نے بہت غور سے دیکھا ہے اور حضور چار ہی ادا فرماتے تھے گو یا بعد کی سنتیں حضور گھر پر ہی ادا فرمالیتے تھے۔

خاکسار کو بہت دفعہ یہ سعادت نصیب ہوئی ہے کہ حضور کے کپڑوں اور دست مبارک سے برکت حاصل کروں حضور اپنا دست مبارک بالکل ڈھیلا چھوڑ دیتے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ ریشم کا ہے ﴿

راکٹ — اور — پاکستان کے موجودہ تجربات

(رفیق احمد صاحب اختر بی اے ربوہ)

راکٹ کے معنی ہیں کوئی ایسی سلینڈر کی ساخت کی چیز جس میں سے اگر تیزی کے ساتھ گیسیں یا بھاپ وغیرہ خارج ہو تو ان کے دباؤ سے وہ مخالف سمت میں حرکت کرنی شروع کر دے۔ بچے جو آتشبازی کی ہوائیاں چلاتے ہیں وہ بھی دراصل چھوٹے چھوٹے راکٹ ہی ہوتے ہیں۔ سب سے پہلے ابتدائی راکٹوں اور ہوائیوں کا استعمال چینیوں نے بارھویں اور تیرھویں صدی میں کیا تھا۔ بعد میں مغربی اقوام نے انہیں اپنا لیا اور حیرت انگیز ترقی کی۔ گیسیں تو نیچے کو خارج ہوتی ہیں لیکن راکٹ اوپر کو یا خارج ہونے والی گیسوں کی مخالف سمت میں حرکت کرنے لگتا ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ راکٹ کو مخالف سمت میں چلانے کے لئے طاقت کہاں سے آتی ہے۔ مادے کا یہ اصول ہے کہ اگر اس پر کوئی چیز دباؤ ڈالے تو وہ اس چیز پر مخالف سمت میں دباؤ ڈالتا ہے نتیجۃً وہ اسی سمت میں حرکت کرنے لگتی ہے یہ اصول سب سے پہلے مشہور سائنسدان نیوٹن نے معلوم کیا۔ روزمرہ زندگی کی بیشمار چیزوں میں یہ اصول کام کرتا ہے۔ اس اصول کا استعمال نو سو سال قبل از مسیح یونان کے ایک ہیرو نامی میکینک نے معلوم کر لیا تھا۔ اس نے ایک کھلونا بنایا جس کا نام EOLIPILE تھا اس کے بائلر میں پانی ابلتا تھا اور بھاپ دو نلیوں کے ذریعے دھات کے ایک گول کھوکھلے کرے میں جاتی تھی۔ جس کی ایک ہی سمت میں لگی ہوئی دو ٹونٹیوں (NOZZLES) میں سے وہ زور سے باہر نکلتی اور خارج ہوتے ہوئے پیچھے کی طرف اُن پر دباؤ ڈالتی تھی اور کرہ بھاپ کی مخالف سمت میں گھومنے لگتا تھا۔

ہسپتالوں میں گھومنے والا جو سٹول ہوتا ہے۔ اگر اس پر پاؤں زمین سے اوپر اٹھا کر بیٹھا جائے اور ہاتھ سے زور کے ساتھ تکیہ وغیرہ ایک سمت میں پھینکا جائے تو سٹول بیٹھنے والے کے سمیت دوسری سمت میں گھوم جائے گا۔ جب تکیے پر دباؤ ڈالا جاتا ہے تو تکیہ مخالف سمت میں بیٹھنے والے کو دھکیلتا ہے۔ باغیچوں میں پھولوں کو پانی دینے اور خوشنما منظر پیدا کرنے کے لئے گھومنے والے فوارے ہوتے ہیں۔ جن میں ٹونٹیوں سے پانی جب ایک سمت میں نکلتا ہے تو ان پر پیچھے کی طرف دباؤ ڈالتا ہے، اور فوارہ پانی کی مخالف سمت میں گھومتا رہتا ہے۔

بچوں کے کھیلنے والے غبارے میں ہوا بھر لی جائے تو یکدم ہوا خارج کرنے اور ساتھ ہی غبارے کو چھوڑ دینے سے غبارہ پیچھے کی طرف پانچ چھ فٹ دور کود جاتا ہے۔ یہی اصول راکٹ جیسی آتشبازی کی ہوائی میں پایا جاتا ہے۔ اس میں آتشی پاؤڈر اور پوٹاشیم یا سوڈیم نائیٹریٹ کا آمیزہ بھرا ہوتا ہے ہم جانتے ہیں کہ چیزوں کے جلنے کے لئے آکسیجن کی ضرورت ہوتی ہے۔ آگ نہ جلے تو پنکھی سے اسے ہم ہوا دیتے ہیں۔ جس سے آکسیجن فراہم ہوتی ہے اور آگ تیزی سے جلنے لگتی ہے آگ بجھانے کے لئے جب اُس پر پانی ڈالا جاتا ہے تو حرارت سے بھاپ بن جاتا ہے جو آگ کو گھیر لیتی اور ہوا کی آکسیجن کے راستے میں حائل ہو جاتی ہے چنانچہ آکسیجن آگ تک نہیں پہنچ سکتی اور وہ بجھ جاتی ہے۔ اب یہ سمجھنا مشکل نہیں کہ ریت یا آگ بجھانے والے سلینڈر (FIRE EXTINGUISHER) کی کاربن کاربن ڈائی آکسائیڈ سے بھی آگ کیوں بجھ جاتی ہے۔ اسی لئے ہوائی کو بھی آکسیجن فراہم کرنے کے واسطے اُس میں پوٹاشیم یا سوڈیم نائٹریٹ رکھا جاتا ہے۔ نائیٹریٹ نائیٹروجن اور آکسیجن کا مجموعہ ہے۔ حرارت سے یہ آکسیجن علیحدہ ہو جاتی ہے اور آتشی پاؤڈر کے جلنے میں مدد دیتی ہے۔ اس عمل سے کچھ گیسیں بنتی ہیں جو تیزی کے ساتھ ہوائی میں سے نیچے کو نکلتی ہیں۔ نیوٹن کے اصول کے مطابق اُن کا دباؤ مخالف سمت میں ہوائی پر پڑتا ہے اور وہ اوپر کو اُٹھنے لگتی ہے۔

راکٹ میں بھی ایندھن اور آکسیجن کی ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ اس میں ایندھن کے لئے عام طور پر الکحل رکھی جاتی ہے، جو آکسیجن میں تیزی سے جلتی ہے۔ ایندھن کو آکسیجن مہیا کرنے کے لئے وہی پوٹاشیم یا سوڈیم نائیٹریٹ مرکبات ہوتے ہیں۔ ان کی موجودگی میں راکٹ خلا میں بھی سفر کر سکتا ہے۔ جب الکحل جلتی ہے تو ہوائی کی طرح پیدا شدہ گیسیں نیچے کی طرف خارج ہوتی ہیں اور مخالف دباؤ کی وجہ سے راکٹ فضاء میں بلند ہونے لگتا ہے

ولیم کانگریولی نے جدید طرز کا جنگی راکٹ ۱۸۰۵ء میں ایجاد کیا۔ فوجی مقاصد کے لئے راکٹ جیسے تیز ہتھیار کی ضرورت پچھلی جنگ عظیم میں پیش آئی۔ راکٹ کے نوکدار حصے میں بم رکھکر راکٹ کو مقررہ ٹارگٹ کی طرف روانہ کر دیا جاتا ہے اس کی رفتار اور سمت کو چھوڑنے والی جگہ سے ہی مختلف جدید آلات کے ذریعے کنٹرول کیا جا سکتا ہے جونہی راکٹ ٹارگٹ (TARGET) سے ٹکراتا ہے بم پھٹ جاتا ہے اس قسم کے راکٹوں کو BAZOOKAS کہتے ہیں۔

راکٹ کا سب سے اہم استعمال جٹ طیاروں میں کیا گیا ہے گو پنکھوں والے جہاز بھی نیوٹن کے اسی اصول پر چلتے ہیں پنکھے (PROPELLERS) جب ہوا پیچھے بھیجتے ہیں تو ہوا کا مخالف دباؤ جہاز کو آگے چلاتا ہے۔ ٹیبل فین کے نیچے پہیے لگا دئے جائیں اور زمین پر رکھکر پنکھا چلا دیا جائے تو وہ پیچھے کی طرف حرکت کرنی شروع کر دے گا۔ کیونکہ آگے آنے والی ہوا کا دباؤ پیچھے پنکھے پر پڑتا ہے۔ جب ضرورت پیش آئی کہ عام رفتار کی بجائے آواز کی رفتار سے بھی تیز چلنے والے طیارے (SUPERSONIC PLANES) ہونے چاہئیں تو راکٹ نے ہوائی جہاز میں جگہ لی۔ جو جٹ جہاز کہلاتا ہے اور جسے اب ہم اکثر فضاء کو چیرتے ہوئے آنکھ جھپکنے میں نظروں سے اوجھل ہوتا دیکھتے ہیں۔ ایسے جہاز میں انجن کے منہ سے داخل ہونے والی آکسیجن اور بجلی کے شعلے کی مدد سے ایندھن جلتا اور تیزی سے گیسوں کو انجن کے پیچھے کی طرف پھینکتا ہے اور اُن کا مخالف دباؤ جہاز کو آگے چلاتا ہے توقع کی جاتی ہے کہ جٹ انجن کو جب مزید بہتر بنا لیا جائے گا اور اس میں ایٹمی ایندھن استعمال ہونے لگے گا تو ربوہ سے دوپہر کے ۲ بجے چلی ہوئی ڈاک مغرب سے پہلے زمین کے دوسرے کنارے جزیرہ فجی میں پہنچ جایا کرے گی اور ایسے جہاز پر مشرق سے مغرب جاتے ہوئے سورج کبھی غروب نہیں ہوگا۔ یعنی رات جو مشرق سے مغرب کی طرف سفر کرتی ہے۔ جہاز کو پکڑ نہ سکے گی

پھر راکٹوں کو چاند اور دوسرے سیاروں پر پہنچنے کی کوشش میں استعمال کیا جا رہا ہے۔ ان کے ذریعے فضاء کے بہت اوپر کے طبقات کے حالات معلوم کئے جاتے ہیں تاکہ انسان کو خود آگے جاتے ہوئے جو مشکلات پیش آئیں اُن کا انتظام پہلے سے کیا جا سکے۔ یہ ایک علیحدہ اور وسیع مضمون ہے جس کے بیان کی اس محدود مضمون میں گنجائش نہیں۔

حال ہی میں امریکی فوج کے سائنٹیفک ریسرچ کے شعبہ نے انسان کی کمر سے راکٹ باندھکر اُسے فضاء میں اٹھانے کا کامیاب تجربہ کیا ہے وہ اپنی تمام فوج کو زمین سے آزاد کرنے کی سوچ رہے ہیں اس طرح اب جس کا جی چاہے گا۔ بغیر کسی پل وغیرہ کا مرہونِ منت ہوئے دریا پار کر لیا کرے گا۔ اور کسی گھٹتے ہجوم سے گھبرانے کی بجائے راکٹ سٹارٹ کر کے دوسری طرف چھلانگ جایا کرے گا۔ اس تجرباتی راکٹ میں ہائیڈروجن پر آکسائیڈ استعمال کی گئی تھی۔ وہی ہائیڈروجن پر آکسائیڈ جو لوگ بالوں کو مصنوعی طریق سے سنہری کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں یا بعض دفعہ کان میں بھی ڈالی جاتی ہے یہ مرکب پانی کی بہن ہے۔ پانی بھی ہائیڈروجن اور آکسیجن سے مل کر بنتا ہے اور یہ بھی۔ اس میں صرف پانی سے کچھ مقدار آکسیجن کی زیادہ ہوتی ہے یہی زائد آکسیجن راکٹ میں کام آتی ہے۔ عنقریب کاریں بھی راکٹوں سے چلا کریں گی۔ سڑکوں پہ نہیں بلکہ ہوا میں۔

پاکستان نے حال ہی میں دو راکٹ اپنے ملک کی فضاء کی موسمیاتی تحقیقات کے لئے چھوڑے فضاء کے مختلف طبقات ہیں اور ان کی مختلف خاصیتیں ہیں جوں جوں اوپر جائیں ہوا اور آکسیجن کی مقدار کم ہوتی جاتی ہے حتیٰ کہ خالص خلا آجاتا

ہے۔ سطح سمندر سے تقریباً آٹھ میل تک کا حصہ TROPOSPHERE کہلاتا ہے۔ اس میں آکسیجن کی کافی مقدار موجود ہے۔ اگلا پچاس میل کا حصہ STRATOSPHERE کہلاتا ہے، جس میں آواز کی لہریں نیچے کی طرف منعکس ہونے لگتی ہیں۔ اس کے اوپر وہ طبقات ہیں جو ریڈیو کی لہروں کو واپس زمین کی طرف بھیجتے ہیں ان کی اس خاصیت کے بغیر ہم ریڈیو کے فوائد سے محروم رہ جاتے۔ کیونکہ اس صورت میں لہریں بجائے زمین پر واپس آنے کے آگے نکل جاتیں موسم میں تبدیلی کے وقت ان طبقات میں بھی مختلف تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ جنہیں راکٹوں کے ذریعے ریکارڈ کرکے آئندہ موسم کے متعلق اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ راکٹ فضا کی بالائی تہوں۔ ہواؤں کے رُخ اور مختلف لہروں کا مطالعہ کرنے میں مدد دے سکتے ہیں۔ ضرورت محسوس کی گئی کہ پاکستان کی فضاء کی اچھی طرح چھان بین کی جائے۔ چنانچہ خلائی تحقیق کی ایک کمیٹی تشکیل کی گئی جس کے چیئرمین پاکستان کے نامور سائنسدان اور احمدیت کے مخلص خادم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب پروفیسر امپیریل کالج آف سائنس اینڈ ٹکنالوجی لنڈن جو پریذیڈنٹ کے خاص سائنسی مشیر بھی ہیں، مقرر ہوئے، آپ کی اور ایٹمی طاقت کے کمیشن کے صدر ڈاکٹر عشرت حسین عثمانی کی نگرانی میں پاکستان کے محنتی سائنسدانوں اور انجینئروں نے پہلا دو مرحلوں کا موسمیاتی راکٹ رہبر اوّل سات جون کی شام کو کراچی کے قریب چھوڑا۔ اس کے دو حصوں میں ایندھن رکھا تھا۔ جب ایک حصے کا ایندھن صرف ہو جاتا ہے تو دوسرے حصے کا چلنے لگتا ہے۔ اسی لئے اسے دو مرحلوں کا راکٹ کہا گیا ہے۔ یہ راکٹ ۴۰۰۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے ۸۰ میل کے فاصلے یعنی بیرونی فضاء کے کنارے تک جا پہنچا

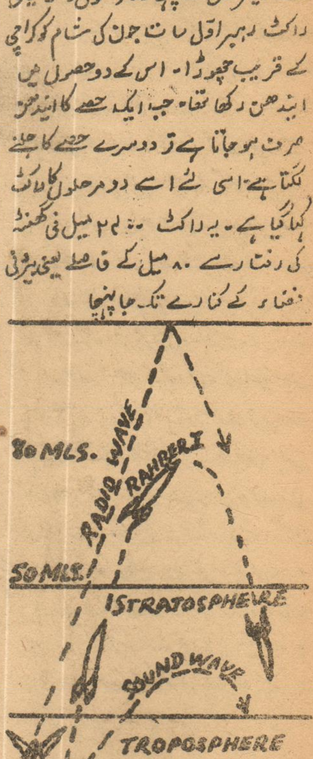

اس راکٹ میں آٹھ پونڈ سوڈیم رکھی گئی تھی پرواز کے دوران میں راکٹ اس سوڈیم کی چمکدار لہریں چھوڑتا رہا جن پر اوپر کے طبقات کے حالات کا اثر ہوا۔ چنانچہ ان لہروں کی لہروں سے تصویریں لی گئیں انہیں لہروں کے مطالعہ سے ضروری معلومات حاصل ہوں گی۔ جن کی تفصیل شعبہ موسمیات نے ابھی تک پریس میں نہیں دی۔ اسی قسم کی معلومات کے ذریعے طوفانوں اور بارش وغیرہ کا قبل از وقت پتہ لگ سکے گا اور فضائی مواصلات و پیغام رسانی کے سلسلے میں بھی یہ مفید ہوں گی۔

دوسرا راکٹ رہبر دوم بھی ۱۱ جون کی شام کو کراچی کے مغرب میں سونمیانی کے ساحل سے کامیابی کے ساتھ چھوڑا گیا ایشیا میں اس سے قبل ایسے تجربات صرف جاپان اور اسرائیل نے کئے۔ ان تجربات کے ذریعے پاکستان موجودہ دور کی اہم فضائی دوڑ میں شامل ہو گیا ہے گو اس میں مزید بہت محنت و مشقت کی ضرورت ہے۔ تاہم اگر یہ کوشش جاری رہی تو انشاء اللہ کافی ترقی کی امید ہے۔ پروفیسر عبدالسلام صاحب نے کہا کہ پاکستان ۱۹۶۳ء کے بعد ہر سال ایک سو موسمیاتی راکٹ چھوڑا کرے گا اور ٹیلیویژن سیٹ بھی نصب کئے جائیں گے جو ان راکٹوں کی بھیجی ہوئی تصاویر وصول کریں گے ان تجربات سے بہت سے دیگر فوائد کے علاوہ آئندہ مشرقی پاکستان کے قیامت خیز طوفان جیسی تباہیوں سے بچنے کے لئے قبل از وقت حفاظتی انتظامات کئے جا سکیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عقل و شعور کسی سے کم یا ناقص نہیں دیئے۔ اگر آج ہم اپنی کوتاہیوں کو دور کرکے میدان عمل میں آجائیں تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ ہم پر ان انعامات سے کہیں بڑھ کر انعامات نہ کرے جو وہ مغربی اقوام کو محض اُن کے فطرتی قوانین پر چلنے کی بنا پر دیتا ہے۔ اللّٰھم اجعلنا اھلًا ووفقنا ھذا۔

آخری رقم تک مالی جہاد میں شمولیت کی خواہش

اکناف عالم میں اشاعت اسلام کے کام کا تقاضا ہے کہ جملہ افراد جماعت جو دفتر اوّل میں شامل نہیں ہو سکے۔ دفتر دوم میں شامل ہونے کا عزم بالجزم کرلیں۔ جس طرح کہ ہمارے ایک انسپکٹر بیت المال سید اعجاز احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

”میرے مالی حالات ان دنوں کچھ ایسے دگرگوں سے ہیں کہ مجبور ہوں لیکن بہرحال ماہوار قسط جاری رکھنے کا عزم بالجزم ہے میرے لئے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مجھے اس مالی جہاد میں آخر تک کامیاب و بامراد فرمادے“

قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

بزرگوں۔ بھائیوں اور دوستوں کیلئے اطلاع

(از مکرم حکیم عبداللطیف صاحب شاہد نزیل مکہ معظمہ)

خاکسار کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حج بدل کے لئے سفر ارض مقدس میں اڑھائی ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ آج مورخہ ۱۳ رجون عصر کے بعد مدینہ منورہ کو روانگی ہوگی مجھ سے ڈیڑھ سو سے زائد بزرگوں۔ بھائیوں اور عزیزوں نے اپنے لئے دعا کی فرمائشیں کی تھیں۔ خاکسار نے ان سب کے لئے نام بنام فہرست کے مطابق اور ان کے خطوں کو ایک ایک نام پڑھ پڑھ کر حطیم (حطیم۔ بیت اللہ شریف کا ہی ایک حصہ ہے جسے مشیت الٰہی کے ماتحت غریبوں کے لئے کھلا رکھا گیا ہے اور جہاں پر دن رات عبادت اور دعاؤں کا موقعہ ملتا رہتا ہے) میں بیٹھ کر جتنی بار موقعہ ملا ان کے مقاصد کے پورا ہونے اور زمینی اور آسمانی برکات کا مورد بننے کے لئے دعائیں کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے رحم و کرم سے انہیں شرف قبولیت بخشے۔ آمین۔ بزرگوں اور محسنین کی طرف سے کچھ طواف اور کچھ عمرے بھی کر دئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو ان کے ثواب سے بہرہ اندوز فرمادے آمین۔

۲۸ رجون کو جدہ سے کراچی کے لئے سفینۃ الحجاج پر روانگی کی تاریخ ہے۔ مدینہ شریف مسجد نبوی میں بھی دعائیں کی جائیں گی۔ سب کی فہرست اور خطوط اپنے ساتھ لے جا رہا ہوں انشاء اللہ تعالیٰ۔ دوست ان دعاؤں کے بارگاہ رب العزت میں مستجاب ہونے کی دعا مانگتے رہیں۔

(خاکسار حکیم عبداللطیف شاہد گجراتی نزیل مکہ شریف محلہ شامیہ مملکۃ السعودیۃ العربیۃ ۱۳؍۶؍۶۲)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار طویل عرصہ سے بعارضہ ٹی۔بی۔ بیمار ہے اب عرصہ دو سال سے ...... چلنے پھرنے سے بھی معذور ہو گیا ہوں۔ آجکل سالی سینی ٹوریم میں داخل ہوں۔ احباب کرام خاکسار کی عاجلہ کاملہ صحت اور مشکلات اور پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے دعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(عبدالصادق جھنگی سالی سینی ٹوریم ضلع راولپنڈی)

۲۔ خاکسار کی دوسری بیوی صغریٰ بیگم سخت بیمار ہے۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(الطیف، احمد ظفر بھٹی ساکن چک $\frac{23}{D.N.B}$ ضلع بہاولپور حال مقیم بہاولپور)

۳۔ عزیزم عبدالرشید طارق ابن میاں عبدالحکیم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ لاہور ۲۴؍۶؍۶۲ کو لندن جا رہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ خدا اوند کریم عزیز کو بخیر و عافیت سے منزلِ مقصود تک پہنچائے اور اپنے مقصد میں کامیاب کرے۔

(خاکسار خان محمد ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ حصہ پرائمری)

۴۔ میرے ماموں جان مکرم عبدالوحید خان صاحب قلات کول کمپنی کوئٹہ تقریباً ۲ ہفتہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی کامل صحت کے لئے دعا کریں۔ آمین

۵۔ میری نانی اماں جان اہلیہ محترم ڈاکٹر عبدالمجید خان صاحب قلات بیمار ہیں ان کے لئے بھی دعا کی جائے۔ (امۃ الکریم بخاری کوئٹہ)

۶۔ مجھے ایک مشکل درپیش ہے۔ جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

(محمد شفیع از کوئٹہ چھاؤنی)

حق حرف شکایت بنی نہیں منہ پہ جو لائے ۔ اس کی جو عطا ہے کرے جس پہ وہ چاہے

قدرت نباطتی تندرستی ایٹم

نئے پرانے موذی مہلک و پیچیدہ امراض کے لئے کامیاب بے قرار حیرت انگیز جادو اثر مستقل فائدہ بخش مجرّبات زندگی سے بیزار حالات و جوابی لفافہ بھیجیں نجار نزلہ بچش سر و پیٹ درد۔ امراض چشم زخم متلی نے بلڈ پریشر اور دانت درد وغیرہ کے مجربات اسے ۱۵ جولائی ۲/۸ پیشگی میں۔

اکسیر اعظم بھوک بڑھانے تلی گھٹانے ہر قسم کے درد دل دہلانے بخار کا قلع قمع کرنے اور کسی بھی مرض کی پریشان کی قوت بحال اور پریشانی و مایوسی دور کرنے میں لاجواب ۵/۰ کی بجائے ۲/۸ پیشگی میں دمہ، بواسیر پائیریا کو پہلے روز حیرت انگیز فائدہ ورنہ دام واپس (مقامی)

دیتا ہے شفا خاص جو شافی ہے حقیقی ۔ ہم صاف یہ کہتے ہیں ہم اچھا نہیں کرتے

علاج بالمجربات کا واحد مرکز مجرّبات گھر سی ایریا کراچی ۱۹

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تا اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو مزوری تفصیل کے ساتھ مطلع کریں۔
(اسسٹنٹ سکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۵۷۴۔ میں محمد سعید ولد شیخ فضل الٰہی قوم شیخ قانون گو پیشہ ملازمت پنشنر عمر ۶۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۹ء ساکن گڑھی شاہو لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے مگر میری آمد اس وقت بذریعہ پنشن مبلغ -/۱۲۵ روپے ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد دستخط موصی شیخ محمد سعید بقلم خود۔ گواہ شد ایم۔ ایس خالد سکرٹری مال و جنرل سیکرٹری حلقہ گڑھی شاہو لاہور حال مسجد دارالذکر میو روڈ۔ گواہ شد عبدالحمید عارف صدر حلقہ گڑھی شاہو ۸ مفتی سٹریٹ محلہ محمد گنج گڑھی شاہو لاہور ۱۹/۱۲/۶۱۔

نمبر ۱۶۵۷۵۔ میں طارق محمود تبسم ولد چوہدری اللہ بخش صاحب قوم جٹ بھگت پیشہ تعلیم عمر ۱۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن مالوکے بھگت ڈاک خانہ قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کچھ نہیں۔ میں گورنمنٹ ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ سیالکوٹ (مکینیکل انجینیرنگ سیکنڈ ایر) میں تعلیم حاصل کر رہا ہوں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت والدین کی طرف سے -/۱۵ روپے ماہوار ملتے ہیں۔ میں اپنی زندگی میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد طارق محمود تبسم۔

II YEAR MECH. 23
GOVT. TECH. INSTT.
SIALKOT

گواہ شد عبدالسمیع انور کارکن دفتر بہشتی مقبرہ گواہ شد نذیر احمد اٹھوالوی محلہ دارالصدر شرقی کواٹر نمبر ۱۲ کواٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ۔

نمبر ۱۶۵۷۶۔ میں محمد نواز خاں ولد واحد بخش خاں مرحوم قوم محمد خیل پیشہ ملٹری سروس عمر تخمیناً ۴۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۹ء ساکن ملتان شہر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۶۲ ۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد منقولہ کوئی نہیں۔ غیر منقولہ جائداد ایک قطعہ زمین ہے۔ جو دس مرلہ ہے گلبرگ کالونی ملتان شہر میں۔ میرا گزارہ میری ماہوار آمدنی ہے جو -/۲۰۰ روپیہ ماہوار ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اپنی آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس دس مرلہ زمین پر جو میں مکان بنواؤں گا اس کے دسویں حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ نیز اقرار کرتا ہوں۔ کہ میری وفات پر جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ فقط المرقوم ۹ مارچ روز جمعہ ۱۹۶۲ء۔

العبد صوبیدار محمد نواز خاں بقلم خود حال ہم ملٹری ہسپتال راولپنڈی ۲/۶۲ ۹ گواہ شد غلام احمد مولوی فاضل چیف انسپکٹر تحریک جدید حال راولپنڈی ۹ مارچ ۱۹۶۲ء۔ گواہ شد دین محمد شاہد ایم اے واقف زندگی مربی سلسلہ احمدیہ راولپنڈی ۹/۳/۶۲۔

نمبر ۱۶۵۷۷۔ میں شمس الدین اسلم ولد ملک عبدالقادر خانصاحب قوم ککے زئی افغان پیشہ سرکاری ملازمت عمر تقریباً ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن پشاور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶۲ ۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۲۶۵ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد شمس الدین اسلم اٹھ ہیڈ کوارٹرز پشاور۔ گواہ شد بختیار احمد سکرٹری وصایا مکان نمبر ۷۰۰ محلہ تکیہ سنگاں اندرون ہشتنگری دروازہ پشاور شہر۔ گواہ شد محمد اجمل شاہد مربی سلسلہ مسجد احمدیہ سول کوارٹرز پشاور شہر۔

نمبر ۱۶۵۷۸۔ میں سید اعجاز عباس ولد سید حسین شاہ قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن پشاور ڈاک خانہ پشاور ضلع پشاور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۶۲ ۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۱۳۰ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد سید اعجاز عباس نیو گیٹ۔ رامپورہ پشاور شہر۔ گواہ شد بختیار احمد بقلم خود سیکرٹری وصایا مسجد احمدیہ پشاور۔ گواہ شد محمد اجمل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مسجد احمدیہ سول کوارٹرز پشاور۔

نمبر ۱۶۵۷۹۔ میں چوہدری محمد خاں ولد چوہدری علی محمد قوم بھٹی احمدی پیشہ کاشتکاری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھیرکے کلاں ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶۲ ۱۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا گزارہ جائداد کی آمد پر ہے۔ اور میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ میری زمین چاہی نو کنال جس کی قیمت موجودہ نرخ کے مطابق مبلغ دو ہزار روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ موجودہ زمین کی آمدنی تقریباً مبلغ -/۵۰۰ روپیہ سالانہ ہوگی جس کی کمی بیشی کی اطلاع دفتر وصیت میں دیتا رہوں گا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں میرا مکان پختہ جس کے شمالی کونہ میں مسجد ہے جس کا رقبہ ۱۰ مرلہ اور قیمت دو ہزار روپیہ ہے۔ اور ایک خام مکان جس کا رقبہ پانچ مرلہ جس کے مغرب کی طرف مذکورہ پختہ مکان ہے اور قیمت مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے۔ جائداد مذکورہ یعنی

اراضی نو کنال قیمت	-/۲۰۰۰
مکان پختہ دس مرلہ	-/۲۰۰۰
" خام پانچ مرلہ	-/۱۰۰۰
	-/۵۰۰۰

کل پانچ ہزار روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد بقلم خود محمد خاں ولد علی محمد بھٹی احمدی ساکن دھیرکے کلاں ڈاک خانہ خاص ضلع گجرات۔ گواہ شد بقلم خود اللہ دتا صوبیدار ریٹائرڈ پنشنر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دھیرکے کلاں ضلع گجرات۔ گواہ شد فیروز الدین امرتسری انسپکٹر تحریک جدید گجرات ۱۵/۱/۶۲۔

اہل اسلام
کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الٰہ دین سکندر آباد دکن

ہمدرد نسواں (جوبا ٹھرا) مرضِ اٹھرا کی بے نظیر دوا۔ مکمل کورس اکیس ۲۱ روپے۔ دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

سلامتی کونسل میں مسئلہ کشمیر پر بحث کوئی واضح صورت اختیار نہیں کر سکی

"کشمیر کے تنازعہ سے امنِ عالم کو کوئی خطرہ لاحق نہیں" روسی نمائندہ کی تقریر

نیویارک ۲۳ر جون۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں مسئلہ کشمیر پر بحث ہنوز کوئی واضح صورت اختیار نہیں کر سکی۔ چنانچہ امریکی مندوب کی تجویز پر یہ بحث چوبیس گھنٹے کے لئے ملتوی کر دی گئی تاکہ کونسل کے ارکان اس تنازعہ کے تصفیہ کے سلسلہ میں مختلف پہلوؤں پر آپس میں بھی صلاح و مشورہ کر سکیں۔ امریکی تجویز میں کہا گیا تھا کہ کونسل کے ارکان مزید باہمی صلاح و مشورہ کے بعد جمعہ یا پیر کے روز اجلاس میں کوئی متفقہ لائحہ عمل پیش کریں۔

روسی مندوب پلیٹن موروزوف نے امریکی تجویز کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اب اس مسئلہ پر بحث ختم کرنے کا وقت آ گیا ہے تاکہ اس بارے میں جذبات مزید مشتعل نہ ہوں۔ روسی نمائندے نے یہ تجویز پیش کی کہ کونسل پاکستان اور بھارت کے ان اعلانات کی طرف توجہ کرے جن میں انہوں نے اس تنازعہ کے تصفیہ کے لئے جنگ نہ کرنے کا یقین دلایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان حالات کے پیش نظر یہ بات پوری طرح واضح ہو جاتی ہے کہ کشمیر کا مسئلہ امن عالم کے لئے خطرہ کا باعث نہیں ہے۔ سیاسی مبصروں نے روسی مندوب کی تقریر سے یہ نتیجہ اخذ کیا تھا کہ کشمیر کے متعلق کوئی بھی باضابطہ قرارداد سلامتی کونسل میں پیش کی گئی تو روس اس کے خلاف ویٹو استعمال کرے گا۔

سلامتی کونسل میں امریکہ کے نمائندہ مسٹر فرانسس پلیمپٹن نے کہا کہ کونسل نہ تو پاکستان پر اور نہ بھارت پر کوئی حل مسلط کر سکتی ہے اور نہ ہی وہ اس جھگڑے کے ضمن میں اپنی ذمہ داریوں سے دستکش ہو سکتی ہے۔

مسٹر پلیمپٹن نے کہا کہ حفاظتی کونسل کے ارکان نے کشمیر کے مسئلہ پر تقریریں کی ہیں۔ ان سب نے اس بات پر زور دیا ہے کہ پاکستان اور بھارت آپس میں دوبارہ بات چیت شروع کریں۔ بعض ممبروں کی طرف سے تیسرے فریق کی موجودگی میں مذاکرات کرانے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کونسل کا فرض ہے کہ وہ مسئلہ کشمیر کے پرامن تصفیہ کے لئے دونوں ملکوں کے مذاکرات شروع کرانے میں مدد دے۔ روسی مندوب نے کشمیر کی بحث کو ختم کرنے کی تجویز پیش کی لیکن امریکی تجویز دو کے مقابلے میں سات ووٹوں کی اکثریت سے منظور کر لی گئی۔

ادھر بھارت کے نمائندہ مسٹر کرشنا مینن نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ چودہ برس کی مدت گزر جانے کے باعث کشمیر کے متعلق اقوام متحدہ کی پرانی قراردادوں کی افادیت بدل گئی ہے۔

ڈیموکریٹک پارٹی نے مسٹر بوگرہ کو اپنا لیڈر منتخب کر لیا

۳۶ ممبروں نے انتخاب میں حصہ لیا

راولپنڈی ۲۳ر جون۔ کل رات قومی اسمبلی کے ڈیموکریٹک گروپ نے باضابطہ طور پر مسٹر محمد علی بوگرہ وزیر خارجہ کو اپنا لیڈر منتخب کر لیا۔

قومی اسمبلی کے ۳۶ ممبروں نے انتخاب میں حصہ لیا اور انہوں نے متفقہ طور پر مسٹر محمد علی بوگرہ کو اپنا لیڈر منتخب کیا۔

قومی اسمبلی میں خارجہ پالیسی پر مکمل بحث کی جائیگی

راولپنڈی ۲۳ر جون۔ قائد ایوان مسٹر ...

مسٹر محمد علی بوگرہ نے ڈپٹی سپیکر سے کہا کہ بجٹ پر عام بحث کے دوران کچھ ارکان کی جانب سے خارجہ پالیسی کے بارے میں کچھ باتیں کی گئی تھیں ان کے پیش نظر امور خارجہ پر مکمل بحث کے لئے دو دن مخصوص کئے جائیں گے۔ آپ نے کہا اگر یہ ممکن نہیں تو جس وقت وزارتِ خارجہ پر اخراجات کے بارے میں رائے شماری ہوگی۔ اس وقت اس مقصد کے لئے وقت دیا جائے ڈپٹی سپیکر نے کہا امور خارجہ پر مکمل بحث زیادہ مناسب ہوگی +

بھارتی اور چینی فوجوں میں تصادم کا خطرہ

نیپال، بھوٹان اور سکم پر حملہ بھارت کے خلاف جارحیت تصور کیا جائیگا (نہرو)

نئی دہلی ۲۳ر جون۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے لوک سبھا میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ بھارت نے کمیونسٹ چین کو یہ پیش کش کی تھی کہ دونوں ملک لداخ سے اپنی اپنی فوجیں ہٹا لیں لیکن چین نے یہ تجویز مسترد کر دی ہے اور ساتھ ہی بھارت کو یہ دھمکی بھی دی ہے کہ اگر بھارت نے لداخ کے مشرقی علاقہ سے اپنی چوکی خالی نہ کی تو دونوں ملکوں کی سرحدی فوجوں کے درمیان تصادم ہو جائے گا۔ پنڈت نہرو نے چین سے ملحقہ بھارتی سرحد کی صورت حال کے متعلق تازہ رپورٹ پیش کرتے ہوئے اس امر کا انکشاف کیا۔

پنڈت نہرو نے چین کے متعلق سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ اگرچہ کمیونسٹ چین نے میکموہن لائن کو سرحد تسلیم نہیں کیا لیکن اس علاقہ میں کمیونسٹ چین نے سرحد کی کوئی تازہ خلاف ورزی نہیں کی۔ اس علاقہ میں چینیوں نے اگست ۱۹۵۹ء میں ونگ جو کی سرحدی چوکی پر قبضہ کیا تھا۔

بھارت سے ملحقہ ریاستوں، سکم بھوٹان اور نیپال کے متعلق صورتِ حال کی وضاحت کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے اپنے بیان میں پھر یہ موقف دہرایا ہے کہ نیپال بھوٹان اور سکم کی ریاستوں کے خلاف کوئی بھی حملہ بھارت پر حملہ کے مترادف تصور کیا جائے گا۔ بھارتی وزیر اعظم نے آج ایک سوشلسٹ رکن کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ اس مسئلہ کے بنیادی پہلو کے بارے میں حکومت کی پوزیشن میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ البتہ بھوٹان کے بارے میں صورتِ حال قدرے تبدیل ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ نیپال پر حملہ کیا گیا تو ہم اسے بھارت پر براہ راست جارحیت نہ سہی بالواسطہ حملہ ضرور تصور کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ایسی صورت میں کیا کارروائی کی جانی چاہیئے۔ اس کے متعلق حکومت نیپال ہی کو فیصلہ کرنا ہوگا۔ کیونکہ ہم نیپال کی حکومت کی خواہشات کے خلاف کوئی اقدام نہیں کرنا چاہتے۔

انہوں نے کہا کہ باہمی رفاقت اور ایک دوسرے کی علاقائی سالمیت کے احترام کی بنیاد پر نیپال کے ساتھ عرصہ سے ہمارے قریبی تعلقات قائم ہیں +

درخواستِ دعا

میرے دادا جان مکرم حافظ محمد ابراہیم صاحب سہارنپور میں بیمار ہیں اور وہ غیر احمدی ہیں احباب جماعت اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے۔

نفیس احمد ابن حا...

پتہ

مکرم شیخ بشیر الدین صاحب پاشا و شیخ نورالدین صاحب پاشا سابق الیکٹرک سٹور پشاور کے موجودہ پتہ کی ضرورت ہے۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)

ضرورت لیڈی لیکچررز برائے نصرت گرلز ہائر سیکنڈری سکول ربوہ

نصرت گرلز ہائر سیکنڈری سکول ربوہ میں مندرجہ ذیل خالی آسامیاں پُر کرنے کے لئے لیڈی لیکچررز کی ضرورت ہے۔

کوالیفیکیشن :- I یا II کلاس ایم اے

تنخواہ صدر انجمن احمدیہ کے منظور شدہ گریڈ ۲۶۵-۱۵/۳۷۵-۱۵-۳۴۰ علاوہ گرانی الاؤنس ۴۰/- روپے ماہوار دی جائے گی۔ درخواستیں معہ نقول اسناد و تصدیق امیر جماعت مورخہ ۱۵ر جولائی ۱۹۶۲ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔

۱- لیکچرار اردو
۲- " ہسٹری
۳- " جغرافیہ
۴- " عربی
۵- " اکنامکس
۶- لیکچرار انگریزی
۷- " فارسی
۸- " ریاضی
۹- " فلاسفی

(ڈائریکٹرس جامعہ نصرت ربوہ)

نمبر 80
بخدمت چوہدری نذیر احمد صاحب ایم، ایس، سی ایگریکلچر اسسٹنٹ کاٹن، بالسٹنٹ، زراعتی کالج، ٹنڈو جام۔ ضلع حیدرآباد۔ (سندھ)